فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

الحمد لله المفضل المنعام کہ درین ایام سعادت فرجام رسالۂ نافعہ و عجالۂ رائعہ موسومہ بہ



# بستان الواعظین

از مصنفات مولانا و مقتدانا جناب مولوی مفتی سید محمد عباس صاحب [illegible] زینت الفقہا [illegible] صاحب دام ظلہ بخط [illegible] مسعود [illegible]

بمقام لکھنؤ

محلہ فراشخانہ وزیر گنج بتاریخ یکم ماہ محرم سنہ ۱۲۸۴ ہجری

باہتمام سید عابد علی رضوی بمطبع اثنا عشری مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب المشرقین + والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ ونبیہ وزیرہ محمد سید الثقلین وآلہ المصطفین الی طلوع النیرین وسطوع الفرقدین اما بعد پس کہتا ہی خاکپای اقدام مومنین مقتبس انوار علمای دین المذنب الخاطی الجانی السید عبد اللہ الحسینی ابن المولی الامجد الاورع الازہد الجناب السید عنایت حسین غفر لہما اللہ بسید الکونین کہ ایک روز فقیر مع اپنے چند احباب خاص کے بیٹھا تھا اور کچھہ اذکار چند اور صحبت مین ہو رہے تھے کہ اس درمیان مین ذکر فضائل علم و علما و موعظہ و تقلید و اجتہاد کا بہی آیا پس بعض احباب نے بحث اسمین شروع کی اور تقریرات لاطائل و لغو اس باب مین کرنے لگے اور اسطرح کے کلام زبان پر لاے کہ جس سے ثابت ہوتا تھا کہ یہ بزرگ اعتقاد انکی فضیلتون کا نہین رکھتے بلکہ منکر محض ہین

ہر چند اونکو اوسوقت جواب اسکے دیے گئے مگر بازم نہوئی اور انکار اپنے سے نہ پھرے
اس امر سے مجکو بسبب درد دین کے نہایت تاسف و صدمہ ہوا اور خاطر فاتر مین
آیا کہ یہ چند امور بطور استفتے کی لکھکر حضور مین حاکم شرع کے بھیجون کہ جواب سے
اسکے سرفراز فرمائین تا سند کے لیئے خدمت مین اون بزرگوار کے حاضر کرون
اور وہ اپنے انکار سے باز آوین اور راہ مستقیم کو اختیار کرین اور ظلمات
سے طرف نور کے آوین چنانچہ مینے اونکو لکھکر حضور مین ملائک جناب مقدس
القاب جلالت و نبالت انتساب مولانا العلام الجم القمقام اعلم العلما افقہ الفقہا
اکمل الکملا افضل الادبا آیۃ اللہ فی الناس الجناب المفتی السید محمد عباس
ابد اللہ جلالہ و مد اظلالہ ما طارت الطیر و مادامت السیارۃ فی المسیر کے ارسال
کیے اور اون جناب نے جواب ان امور کے ضمن مین چند تنبیہات کی لکھکر پاس
فقیر کے بھیجے اور مینے بہ نظر فوائد عوام و امید ثواب تام اون تنبیہات کو کہ
جو بھیجے ہوئے اوس جناب کے تھے فقط دیباچہ اپنے طرف سے بڑھاکر چھپوا دیے
اور نام اس رسالہ کا بستان الواعظین رکھا وَاللّٰہُ الْمُعِیْنُ فِی الدُّنْیَا
وَالدِّیْنِ تنبیہ اول حق تعالی فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ
اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ترجمہ ظاہر سے الفاظ آیہ شریفہ کا یہ ہے کہ نہین پیدا کیا ہمنے
جن و انسان کو مگر اسواسطے کہ عبادت کرین میری پس معلوم ہوا کہ خلقت
بشر کے عبادت کی واسطے ہے اور عبادت کا طریقہ قرآن و حدیث سے معلوم
ہوتا ہے اور بے تحصیل علم کے دریافت نہین ہو سکتا ہے پس تحصیل علم دین
سب واجبات و عبادات پر مقدم ہے تنبیہ دوم تحصیل علم دین کے اور

نماز روزہ و دیگر احکام واجبہ کا پہچاننا ہر فرد بشر پر واجب ہے اور اسیقدر
علم کا واجب ہونا ضروریات دین سے ہے اور منکر اس امر کا یعنے جو کہے کہ تحصیل
علم مسائل اصول دین اور علم نماز و روزہ وغیرہ کا واجب نہین ہے وہ کافر و
نجس ہے اسواسطے کہ طلب علم فریضہ ہے بنص حدیث اور منکر فریضہ کا کافر ہے
چنانچہ وسائل الشیعہ کی ضمن مین ایک حدیث طولانی حضرت امام صادق علیہ السلام
سے منقول ہے فمن ترك فريضة من الموجبات فلم يعمل بها وجحدها
كان كافراً یعنے پس جو شخص کہ ترک کرے کسی فریضہ کو واجبات سے پس نہ عمل
کرے ساتھہ اوسکے اور انکار کرے اونکا ہوگا کافر **تنبیہ سوم** قرآن و حدیث
مین تاکید تحصیل علم دین کثرت سے وارد ہے اور فضیلت علم و علما مین آیات قرآنی
و احادیث اہلبیت بیحد و بے انتہا ہین مگر چند آیتین قرآن شریف کی اور چند
حدیثین اس مقام مین واسطے آگاہی کے لکھے جاتے ہین پس آیات قرآنی مین سے
**ایک یہ آیت ہی** سورۂ نحل مین فَاسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ پس پوچھو اہل ذکر سے اگر تم نہین جانتے اور مراد اہل ذکر سے
ائمہ علیہم السلام ہین بنابر اکثر روایت کی اس آیۂ شریفہ مین تصریح ہے کہ جو علم
نرکھتا ہو اوسکو دریافت کرنا چاہیے **دوسری آیت** سورۂ زمر مین هَلْ
يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ
یعنے آیا برابر ہین وہ لوگ جو جانتے ہین اور وہ لوگ جو نہین جانتے ہین تذکر
نہین کرتے مگر صاحبان عقل **تیسرے آیت** سورۂ مجادلہ مین يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ یعنے بلند کرے خدا اون

اون لوگون کے جو ایمان لائے تم مین سے اور اون لوگون کے جنکو علم
عطا کیا گیا اور دیگر آیات قرانی سے بہی جا بجا فضیلت علم و عالم کے ثابت
ہے بلحاظ اختصار ان تین آیتون پر اکتفا کی گئے اور اسیطرح احادیث بیشمار
سے واجب ہونا تحصیل علم کا اور فضیلت علم و علما ثابت ہے چنانچہ کتاب
بحار مین منقول ہے قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ اطلبوا العلم و
لو بالصین فان طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم یعنے طلب کرو
علم کو اگرچہ ملک چین مین جاکے کہ طلب علم واجب ہے ہر مسلم پر اور اوسی
کتاب مین مروی ہے قال النبی طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم
الا و ان اللہ یحب بغاۃ العلم یعنے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ نے طلب علم واجب ہے ہر مسلم پر آگاہ ہو کہ خدا دوست رکھتا ہے طالبان
علم کو اور اوسی کتاب مین ماثور ہے عن ابی عبد اللہ ع قال طالب
العلم یستغفر لہ کل شیء حتے الحیتان فی البحار و الطیر فی جو السماء
یعنے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ طالب العلم کے واسطے
استغفار کرتے ہین ہر چیز یہانتک کہ مچھلیان دریا مین اور پرندے
فضاے آسمان مین اور اوسی کتاب مین مروی ہے عن علی ع قال
الجلوس ساعۃ عند العلماء احب الی اللہ من عبادۃ الف
سنۃ و النظر الی العالم احب الی اللہ من اعتکاف سنۃ فی البیت الحرام
و زیارۃ العلماء احب الی اللہ تعالی من سبعین طوافا حول البیت
و افضل من سبعین حجۃ و عمرۃ مبرورۃ مقبولۃ و رفع اللہ لہ سبعین

درجة وانزل الله علیه الرحمة وشهدت له الملائكة ان الجنة
وجبت له یعنے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ بیٹھنا
ایک ساعت کا پاس عالمون کے محبوب تر ہے نزدیک خدا کے عبادت
سے ہزار سال بھر کے اور نظر کرنا طرف عالم کے محبوب تر ہے نزدیک خدا
کے اعتکاف سے سال بھر کے خانہ کعبہ مین اور زیارت علما کے محبوب تر ہے
نزدیک خدا کی ستر طواف سے گرد خانہ کعبہ کے اور افضل ہے ستر حج و
عمرہ مقبول سے اور بلند کرتا ہے خدا واسطے اوس شخص کے ستر درجے
اور نازل کرتا ہے خدا اوپر اونکے رحمت کو اور گواہی دیتے ہین ملائکہ
اس امر کے کہ بہشت واجب ہوئی واسطے اوسکے اور اوسی کتاب مین
منقول ہے قال النبی یا اباذر الجلوس ساعة عند مذاکرة العلم
احب الی الله من الف غزوة وقراءة القران کله اثنی عشر الف
مرة علیکم بمذاکرة العلم فان بالعلم تعرفون الحلال من
الحرام یا اباذر الجلوس ساعة عند مذاکرة العلم خیر لک
من عبادة سنة صیام نهارها وقیام لیلها والنظر الی وجه
العالم خیر لک من عتق الف رقبة یعنی فرمایا نبی نے رسول خدا صلی الله
علیہ وآلہ نے کہ اے ابوذر بیٹھنا ایک ساعت کا نزدیک مذاکرہ علم کے
محبوب تر اور پسند تر ہے نزدیک پروردگار کے ہزار جہاد سے اور پڑھنے
سے تمام قران کے بارہ ہزار مرتبہ لازم کرو تم لوگ مذاکرہ علم کو تحقیق
کہ بسبب علم کے پہچانتے ہو تم حلال کو حرام سے اے ابوذر بیٹھنا ایک

ساعت کا وقت مذاکرۂ علم کے بہتر ہے واسطے تیرے عبادت سے ایک سال
کے اسطرح کہ دن بھر روزہ رکھے اور شب کو قیام کرے عبادت مین اور نظر
کرنا طرف روی عالم کے بہتر ہے واسطے تیرے آزاد کرنے کے ہزار بندے کے
اور کتاب معالم الزلفی مین ماثور ہے روی انہ ذکر عند رسول اللہ رجلان
کان احدھما یصلی المکتوبۃ ویجلس یعلّم الناس وکان الآخر یصوم النھار
ویقوم اللیل قال صلی اللہ علیہ وآلہ فضل الاول علی الثانی کفضلی
علی ادناکم یعنی منقول ہے کہ ذکر کیے گئے نزدیک جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ کے دو شخص کہ ایک اونمین سے پڑھتا تھا نماز واجب کو اور بیٹھتا
تھا اور تعلیم کرتا تھا لوگون کو اور دوسرا شخص روزہ رکھتا تھا اور شب بیداری
کرتا تھا عبادت مین فرمایا حضرت نے کہ فضیلت پہلے شخص کے دوسرے پر ایسی ہے
جیسے فضیلت میرے اوپر کسی شخص ادنے کے تم لوگون مین سے اور کتاب عدۃ الداعی
مین منقول ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من تعلّم باباً من
العلم لیعلمہ الناس ابتغاء وجہ اللہ اعطاہ اللہ تعالی اجر سبعین
نبیاً یعنی جو شخص کہ سیکھے کوئی باب علم سے تاکہ تعلیم کرے اور سکھاوے
خلق کو واسطے طلب خوشنودی خدا کی عطا فرماویگا اوسکو خدا تعالی اجر
ستر پیغمبر والا اور اسی کتاب مین مروی ہے عن علی وعن رسول اللہ
صلی اللہ علیہما وآلہما قال من خرج یطلب باباً من علم لیرد بہ باطلاً
الی حق او ضلالۃ الی ھدی کان عملہ ذلک کعبادۃ متعبد اربعین
عاماً یعنی حضرت امیر المومنین علیہ السلام وجناب رسول خدا صلی اللہ علیہ

وآلہ سے روایت ہے کہ فرمایا اون حضرت نی کہ جو شخص نکلی طلب کرنے مین
ایک باب علم کے تاکہ رد کرے ساتھہ اوس علم کے باطل کو طرف حق کے یارد
کرے گمراہے کو طرف ہدایت کے ہوگا یہ عمل اوسکا مثل عبادت کرنے عابد
کے چالیس برس تک اور اوسی کتاب مین مذکور ہے قال علیؑ من مشی
فی طلب العلم خطوتین وجلس عند العالم ساعتین وسمع من العلم
کلمتین اوجب اللہ لہ جنتین کما قال اللہ تعالی وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ
جَنَّتَانِ یعنے فرمایا علی علیہ السلام نے کہ جو شخص چلے بیچ طلب علم کے دو قدم
اور بیٹھے نزدیک عالم کے دو ساعت اور سنے علم سے دو کلمہ واجب کرتا ہے
اللہ تعالی واسطے اوسکی دو جنت جسطرح کہ کہا اللہ تعالی نے وَلِمَنْ خَافَ
مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ ترجمہ ظاہرے الفاظ آیہ شریفہ کا یہ ہے کہ جو شخص ڈرے
کھڑے ہونے سے سامنے اپنی پروردگار کے اوسکے لیئی دو جنت ہین اور کتاب
کافی مین ماثور ہے عن امیر المؤمنین علیہ السلام ایہا الناس انّ
کمال الدین طلب العلم والعمل بہ ألا وان طلب العلم اوجب علیکم
من طلب المال ان المال مقسوم مضمون لکم قد قسمہ عادل و
ضمنہ وسیفی لکم والعلم مخزون وعند اہلہ وقد اُمِرتم بطلبہ
من اہلہ فاطلُبوہ یعنے جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ
فرمایا اون حضرت نے ای گروہ خلق جانو اور آگاہ ہو تحقیق کہ کمال دین
کا طلب کرنا علم کا ہے اور عمل کرنا اوسپر آگاہ ہو تحقیق کہ طلب کرنا علم کا تم
لوگون پر زیادہ واجب ہے طلب کرنے سے مال کے تحقیق کہ مال قسمت کیا

اور ضمان کیا گیا ہے بتحقیق کہ قسمت کیا خداوند عادل نے مال کو درمیان
تمہارے اور ضامن ہوا خداوند عادل اوسی مال کا یعنے رزق کا اور قریب
ہے کہ وفا کرے خداوند عالم واسطے تمہارے اور علم مخزون ہے نزدیک
اہل علم کے اور بتحقیق کہ تم سبکو حکم کیا گیا ہے کہ طلب علم کرو اہل علم سے پس طلب کرو تم لوگ علم کو اور
کتاب من لایحضرہ الفقیہ مین اور کتاب امالی مین مذکور ہے عن ابی عبد اللہ
علیہ السلام قال اذا کان یوم القیمۃ جمع اللہ تعالی الناس فی
صعید واحد و وضعت الموازین فتوزن دماء الشہداء مع مداد
العلماء فیرجح مداد العلماء علی دماء الشہداء یعنے ابی عبد اللہ علیہ السلام
سے روایت ہے کہ فرمایا اون حضرت نے کہ جسوقت روز محشر ہوگا جمع کرے گا
اللہ تعالے خلایق کو ایک زمین مین اور میزان ہماے اعمال برپا کیے جاوینگے
اور تولے جاوینگے خون شہدا کے ساتھ سیاہے علما کے پس بھارے ہوگی
سیاہی علما کی اوپر خون شہدا کی اور کتاب امالی وغیرہ مین مذکور ہے
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ المومن اذا مات و ترک ورقۃ
واحدۃ علیہا علم تکون تلک الورقۃ ستراً فیما بینہ و بین النار
واعطاہ اللہ تعالی بکل حرف مکتوب علیہا مدینۃ فی الجنۃ اوسع
من الدنیا سبع مرات وما من مومن یقعد ساعۃ عند العالم الا
ناداہ ربہ عز وجل جلست الی حبیبی وعزتی وجلالی لاسکنتک
الجنۃ معہ ولا ابالی یعنے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
کہ مومن جسوقت مرجاے اور چھوڑ جاے ایک ورق کو کہ اوسپر علم لکھا ہو

تو ہوگا وہ ورق پردہ اور حائل درمیان اوس شخص کے اور آتش جہنم کے
اور اللہ تعالے بعوض ہر حرف کے کہ لکھا ہو اوس ورق پر عطا
کرے گا اوسکو ایک شہر جنت مین کہ وسیع تر ہو دنیا سے سات بار
اور جو شخص مومن کہ بیٹھے ایک ساعت نزدیک عالم کے تو ندا کرتا ہے
اوسکو پروردگار اوسکا کہ بیٹھا تو نزدیک میرے حبیب کی قسم ہے عزت
و جلال میرے کی کہ ہر آئینہ ساکن کرونگا تیرے تئین جنت مین ساتھ اوس
عالم کے اور نہین پروا رکھتا ہون **تنبیہ چہارم** مراد علم سے ان سب
اخبار مین علم دین ہے اور یہ شامل ہے معرفت خدا اور رسول و ائمہ علیہم
السلام پر اور ابطال مذاہب باطلہ پر اور معرفت مسائل فقہ و شریعت
جو رسول و آل رسول صلی اللہ علیہم سے منقول ہین **تنبیہ پنجم** مجلس موعظہ
اور مجلس درس دونون مجلس مذاکرۂ علم ہین اور جو حدیثین فضائل مذاکرۂ علم
اور مجلس علم مین وارد ہین دونون مجلسون پر صادق ہین اور جو فضیلتین
معلم کی اور عالم کے ہین وہ مدرس علم دین اور واعظ و مبین اخبار ائمہ
طاہرین اور مفسر قرآن مبین پر صادق ہین اور جو فضیلتین متعلم کے ہین
وہ اون اشخاص پر صادق ہین جو مسئلہ کسی عالم سے پوچھ کر یاد کرتے ہین
یا بطور درس عالم سے پڑھتے ہین اور مجلس موعظہ مین عالم دین کے آنکر
کسی حکم دین کو یا آیات و حدیث کو سیکھتے ہین اور یاد کرتے ہین خلاصہ یہ کہ
یہ حدیثین فضیلت وعظ و درس و مدرسہ و عالم و متعلم اور وعظ و سامع
وعظ مین کافی و وافی ہے **تنبیہ ششم** وعظ و نصیحت و پند جو مراد ہے

اظہار کرنے سے ایسی چیز کے کہ جو نفع بخشے امور دین مین یا دنیا مین اوسکے
چند قسمین ہین اول وعظ باللسان ہی اور وعظ باللسان یہ ہے کہ ذکر کرے
واسطے لوگون کے ایسے امور جو نافع ہو اونکو اور رغبت دلاوے طاعات
خدا کے اور ڈراوے اونکو معاصی سی او اُمید دلاوے اور خوشخبری دیوے
اونکو اور خوف دلاوے اور تہدید کرے اونکے اور رُلاوے اونہین اور
بگھلاوے اونکے قلوب کو آیات اور روایات اور اقوال علما اور عرفا سے
اور حکایات سی اور سیر تون سے علما اور عرفا کے یہ تو اصل وعظ ہے اور
قباحت نہین ہے کہ بیان کرے ایسے امر کو کہ جو خوش کرے سامعین کو مثل
حکایات وغیرہ کے جو مناسب مقام ہون واسطے اونکے رغبت دلانے کے
مواعظ مین پس یہ اس اعتبار سے یعنے باعتبار رغبت دلانے کے دور نہین ہے
کہ داخل ہو مصداق وعظ مین اگرچہ بلالحاظ اس اعتبار کے بہی ذکر ایسے امر
کا مشروع بلکہ مندوب ہے اس جہت سے کہ اسمین مسرور کرنا ہے مومنین
کے دلون کو دوسرے وعظ بالکتابت ہے اور وعظ بالکتابت مقصود ہے
لکہنے سے اخبار اور حکایات کے تا منتفع ہون اوس سے لوگ اپنے امور
دین و دنیا مین اور نظر بیچ اس قسم کی مثل نظر قسم اول کے ہے یعنے جسطرح
قسم اول مین قباحت نہین ہے بیان کرنا اون چیزون کا جو باعث سرور
مومنین ہون علے ہذا القیاس عیب نہین ہے کہ قسم ثانی مین بہی لکہی جاوین
ایسی چیزین تیسرے وعظ بالعمل ہے مطلب اوس سی یہ ہے کہ اختیار کرے
اعمال صالحہ کو تا لوگ اوس فعل مین اوسکی اقتدا کرین اور اکثر اسیکو دخل

زیادہ ہے تاثیر مین اور حاصل ہونے مین اون منافع کے جو مقصود ہین وعظ
سے بلکہ وعظ قولی بغیر عملی اثر نہین کرتا اور وعظ عملی اثر کرتا ہے اگرچہ وعظ
قولی نہو وہی تنبیہ ہے قسم وعظ فعل خدا اور رسول کا ہے اور قرآن جو
کلام خدا ہے وعظ سے بہرا ہوا ہے چنانچہ سورۂ یونس مین خود فرماتا
ہے یَا اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْکُمْ مَوْعِظَۃٌ مِنْ رَبِّکُمْ یعنے اے گروہ خلق
بتحقیق کہ آیا تم لوگون کے طرف وعظ و پند جانب سے پروردگار تمہارے
کے اور اس قسم کے آیتین قرآن شریف مین بہت ہین اور غرض بہیجنی
سے انبیا و ائمہ علیہم السلام کے وعظ و ہدایت خلق ہے چنانچہ پیغمبر خدا محمد
مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ کو حکم وعظ کا دیا ہے جیسا کہ خود سورۂ سبا مین
فرماتا ہے قُلْ اِنَّمَا اَعِظُکُمْ بِوَاحِدَۃٍ آخر آیت تک یعنی کہہ تو اے محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ خر این نیست کہ مین تمکو وعظ و نصیحت کرتا ہون ساتہہ ایک خصلت
کے اور فرمایا سورۂ نحل مین اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ
الْحَسَنَۃِ یعنے دعوت کر تو اے محمد طرف راہ پروردگار اپنی ساتہہ حکمت کے
اور موعظہ نیک کے اور اسیواسطے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اور
امیر المومنین علیہ السلام اور ائمہ ہدا علیہم السلام وعظ فرماتے تہے اپنے
اصحاب کو چنانچہ خطبہ ان سب حضرات علیہم السلام کے کتابون مین مذکور
و مشہور ہین حاصل کلام یہ کہ بہیجنا پیغمبرون اور امامون کا فقط وعظ و
ہدایت خلق کے واسطے ہے اور قرآن مجید مین اور احادیث نبی و ائمہ
علیہم السلام مین وعظ و ہدایت خلق و بیان احکام دین بہرا ہوا ہے

مگر اس مقام مین ایک حدیث موعظہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
و آلہ کی تبرکاً لکھی جاتی ہے قال قیس بن عاصم وفدت مع جماعۃٍ
مِنْ بنی تمیم الی النبی صلّی اللہ علیہ و آلہٖ ودخلت وعندہ
الصلصال بن الدلهمس فقلت یا نبی اللہِ عِظْنا موعظۃً ننتفع بها
فانا قوم نعبر فی البریۃ فقال رسول اللہِ یا قیس ان مع العز ذلّا وان مع
الحیوۃ موتاً وان مع الدنیا اخرۃ وان لکل شیءٍ حسیباً وعلی کل شیءٍ
رقیباً وان لِکُلِّ حسنۃٍ ثواباً ولکل سیئۃٍ عقاباً ولکل اجلٍ کتاباً
وانہ لابدّ لک یا قیس من قرین یدفن معک وهو حیٌّ وتدفن
معہ وانت میت فان کان کریماً اکرمک وان کان لئیماً اسلمک
ثم لا یحشر الّا معک ولا تبعث الّا معہ ولا تُسال الا عنہ
فلا تجعلہ الا صالحاً فانہ ان صلح انسْتَ بہ وان فسد لا تستوحش الا منہ
وهو فعلک یعنی کتاب خصال و امالی مین قیس بن عاصم سے روایت ہے
کہ کہا اونہون نے کہ وارد ہوا مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے
ساتھہ ایک جماعت کی کہ وہ سب بنی تمیم سے تھی پس حاضر ہوا مین دران
حالیکہ موجود تھے نزدیک اون حضرت کے ایک شخص کہ نام اونکا صلصال
تھا پس کہا مینے کہ یا نبی اللہ وعظ کیجیے ہم لوگون کو کہ نفع پاوین ہم لوگ
اوس سے اسلیئے کہ بیابان مین رہتے ہین ہم لوگ پس فرمایا جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ ای قیس تحقیق کہ ساتھہ ہر عزت کے ذلت ہے
اور تحقیق کہ واسطی ہر زندگانی کے موت ہے اور تحقیق کہ ساتھہ ہر دنیا کے

آخرت ہے اور تحقیق کہ واسطے ہر شے کے حساب ہے اور اوپر ہر شے کی
گواہ ہے اور تحقیق کہ واسطے ہر نیکی کے ثواب ہے اور واسطے ہر گناہ کے
عذاب ہے اور واسطے ہر مدت کے ایک نوشتہ ہے اور تحقیق کہ ضرور ہے
واسطے تیرے ای قیس ایک رفیق سی کہ وہ دفن کیا جاویگا ساتھہ تیرے درحالیکہ وہ زندہ ہوگا
اور دفن کیا جائیگا تو ساتھہ اوسکے درحالیکہ تو میت ہوگا پس اگر وہ مصاحب کریم ہی تو اکرام
کرے گا تیرے تئین اور اگر وہ مصاحب لئیم ہے تو تجکو چہوڑ دے گا
پس نہین محشور ہوگا وہ مصاحب مگر ساتھہ تیرے اور نہین محشور ہوگا
تو مگر ساتھہ اوسکے اور نہین سوال کیا جاے گا تو مگر اوس رفیق سے پس
نگردان مصاحب اپنے کو مگر نیک کہ وہ اگر صالح ہے تو انس کرے گا تو اوس سے
اور اگر وہ بد ہے تو متوحش نہوگا تو مگر اوس سے اور یہ مصاحب و رفیق
عمل تیرا ہے پس فائدہ وعظ کے سننے سے دین کا حاصل کرنا ہے اور حلال
و حرام اور جملہ احکام خدا و رسول کا جاننا ہے اور یہ جاننا موقوف ہے
واعظ کے بیان پر تا ان احکام کو خدا و رسول کے اظہار کرے پس واعظ
مین بہی شرطکی گئے ہین چند انکو ایک اون شرائط مین سے
جو اعلی و عمدہ ہے تقوی اور عمل کرنا ہے اپنے وعظ پر جیسا کہ فرمایا
حق سبحانہ و تعالے نے سورہ بقر مین أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ
أَنْفُسَكُمْ جسکا ترجمہ ظاہری یہ ہے کہ آیا حکم کرتے ہو تم لوگون کو نیکی
کرنے کا اور بہول جاتے ہو اپنے نفسون کو اور پہر فرمایا سورہ صف
مین یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا

اَنْ تقولوا مَا لَا تفعلُونَ ترجمۂ ظاہری اسکا یہ ہے کہ ای وہ لوگ کہ جو
ایمان لائے ہین کیون کہتے ہو وہ امر جو نہین کرتے ہو بہت عظیم ہے
ازراہ دشمنی کے نزدیک خدا کے یہ امر کہ کہو تم اور نہ کرو تم پس غرض
اس آیہ سے زجر ہے اوس شخص کے لیے جو وعظ کرے اور خود اوسپر عمل
نکرے اور ممکن ہے کہ مورد آیہ خلف فی الوعد ہو لیکن خلف وعدہ جائز
ہے نزدیک اکثرین کے اور ظاہر آیہ سے تحریم ثابت ہے پس حمل کرنے بھی
اوپر خلف فی الوعد کے قائم نہین رہتے معنے جواز کے جیسا کہ مشہور ہے
مگر ارتکاب کیا جاوے اور گردانا جاوے یہ حمل قسم سے مجاز کی اوپر اسلئے
تکلف اور ارتکاب مجاز کے حمل کیا ہے اس آیہ کو شیخ بہائی علیہ الرحمہ نے
اربعین مین اوس وعظ پر جو بلا عمل ہووے چنانچہ حدیث ابی ذر مین
منقول ہے قَالَ رسول اللّٰہِ یا اَبا ذر یطلع قوم من اھل الجنۃ الی
قوم من اھل النارِ فیقولون مَا ادخلکم النار وقد دخلنا الجنۃ
لفضل تادیبکم وتعلیمکم فیقولون انا کنا نامر بالخیر ولا نفعلہ
یعنے فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ای ابوذر مشرف
ہووینگے ایک قوم اہل جنت مین سے اوپر ایک قوم کے اہل نار سے
پس کہین گے وہ لوگ کہ کس چیز نے داخل کیا تمکو نار مین حالانکہ داخل
ہوئے ہم جنت مین بسبب فضل تادیب و تعلیم تمہارے کے پس کہین گے
وہ لوگ کہ ہم تمکو حکم کرتے تھے نیکی کرنے کا مگر خود نکرتے تھے اوسکو
شرط دوسری یہ ہے کہ غرض واعظ کی وعظ سے افہام ہو

نہ مقصود اوس سے اظہار اپنے کمال اور علم کا ہو اسلیئے کہ یہ امر اکثر
مسدود کرتا ہے راہ ہدایت یابی کو لیکن افہام پس وہ ایک سبب ہے
اون اسباب مین سے جو باعث ہین ہدایت پانے کے اور بسبب افہام
کے حاصل ہوتا ہے واعظ کو اجر ہدایت کرنے کا قالَ الدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ
کَفَاعِلِہٖ یعنے رہنمائی کرنے والا امر خیر کا مثل اوسکے فاعل کے ہے
اور وعظ قبول کرنے والے کو اجر ہے ہدایت یابی کا اور توابع سے
اس شرط کے ہے استعمال کرنا وعظ مین ایسے الفاظ کا جو مانوس ہون
اور وحشی و غریب نہو دین اسواسطے کہ استعمال سے ان الفاظ کے
مطلب ذہن مین بخوبے نہین آتا ہے پس چاہیئے کہ بیان کرے معانی
غیر دقیقہ کو آیا نہین دیکھتا ہے تو کہ اللہ سبحانہ و تعالے نے بنا رکھی ہے
اپنے کتاب مجید کی نہایت سہولت پر اور شریعت تمامہا سہل و آسان
ہے چنانچہ مشہور ہے کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُولِهِمْ یعنے کلام کرو تم
لوگون سے بقدر اونکے عقلون کے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ جسوقت کلام کرتے تھے تو اعادہ فرماتے تھے اوسکو تین بار تا کہ
سمجھہ جاوے اوسے سامع اور گویا کہ حضرت رعایت فرماتے تھے ذہن
کے تینون مرتبون کے یعنے ذکی و غبی و متوسط جناب امیر المومنین
علیہ السلام بہی اسیطرح وعظ فرماتے تھے لوگون کو اور نہین بیان
کرتے تھے امور مشکلہ کو مگر جب کوئی اونمین سے اصرار کرتا تھا اوسکے
سوال مین اور حرص کرتا تھا اوسکے حقیقت حال کی انکشاف مین

تو ظاہر کرتے تھے اوسکو باوصفیکہ وہ حضرت باب مدینہ علم اور جای سرّ
اسرار ذو الجلال تھے **تیسری** اون شروط مین سے یہ ہے کہ نرمی
کرے کلام مین تا اثر کرے دلون مین لوگون کے اور یہ سنت ہے خدا
ورسول کے چنانچہ جناب احدیت خود فرماتا ہے سورۂ طہ مین وقولا لہ
قولا لینا یعنے اے موسیٰ وہارون کہو تم فرعون سے کلام نرم اور سورۂ
نحل مین فرمایا وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ یعنے فرمایا ہمارے پیغمبر
سے کہ جدال کرو کافرون سے طریقۂ نیک پر اور یہی بہت قریب ہے
ہدایت سے چنانچہ نقل کے ہے کہ ایک مرد واعظ تھا کہ وہ سختی کرتا تھا
ایک بادشاہ پر اور منع کرتا تھا اوسکو شراب سے اور اس باب مین
سخنہای درشت کہتا تھا اوسے پس یہ امر شاق ہوا بادشاہ پر اور
حکم کیا شراب کے لانے کا اور اوسکے منہ مین ڈالنے کا اس سبب سے
کہ وہ کراہت کرتا تھا شراب سے اور بجا لائے لوگ اوسکے حکم کو پس
دیکھہ کہ کسطرح منجر ہوا سختی کرنا کلام مین طرف ضلالت بادشاہ ودنت
واعظ کے **چوتھی شرط** یہ ہے کہ اخلاص ہو وعظ مین اور اخلاص
معتبر ہے کل اعمال مین اور گویا وہ روح ہے ہر عمل کے اور معنی اوسکے
یہ ہین کہ قصد کرے اعمال کے واقع کرنے سے خوشنودی خدا و اطاعت
حکم پروردگار و اشاعت دین خدا کا نہ یہ کہ ارادہ کرے اوس سے دکھانے
اور آوازہ اپنا اور مدح سامعین کا یا کسی جزا اور شکر گذاری
کا اور نہ قصد کرے خدمت لینے و شوکت پانے کا پس واعظ

کو لازم ہے کہ اختیار کرے امور حسنہ کو تا اوس سے حاصل
ہوں احکام دین اور یہ سب بہ نیت خالص و خوشنودی خدا کے ہووے
اور نہ ہووے واسطے ریا و سُمعہ کے اسلئے کہ یہ نیت فاسد ہے اور رضای
الٰہی اور ثواب ناستناہے کے عوض اغراض فاسدہ و امتعہ کاسدہ کو
اختیار کرنا سراسر نقصان و غبن و خسران ہے اور اگر ریا مین سوای
اس امر کے اور کچہہ نہوتا تو بہی کافی تہا حالانکہ اوسمین عذاب بہی ہے
کہ مخفی نہین ہے ؎ جو شش خلق متاع علم دادہ بباد + داغم از
گرمے بازار کہ دوکانم سوخت + اور چونکہ وعظ سامع سے تعلق رکہتا ہے
پس جاننا چاہیے کہ سامع مین بہی اعتبار کیئے گئے ہین چند امور ضروری
اول یہ کہ رغبت کرے سننی مین وعظ کی پس بیٹہی قریب واعظ کے اگر
کوئے مزاحم نہو اور دیکہے واعظ کی طرف اسواسطے کہ دیکہنا اوسکی طرف
نیت جمع کرتا ہے حواس کو اور مددگار ہوتا ہے سننی پر اور چپ رہے
وعظ کے سننی کے لیئے دوسرے اخلاص ہے اور غرض اوس سے
یہ ہے کہ غرض سامع کی تحصیل سے رضای پروردگار جلیل ہو اسلیئے کہ کوئی
عمل جبتک کہ واسطے خوشنودی خدا کے بہ نیت خالص نہووے فائدہ
اوسکا مترتب نہین ہوتا ہے بلکہ عبث و ضائع ہوتا ہے جیسا کہ گذرا جیسا کہ
روایت کی گئی ہے حضرت امام صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا اون
حضرت نے کہ جو شخص ارادہ کرے حدیث سے منفعت دنیا کا نہو دیگا
اوسکے لیئے آخرت مین کوئے حصہ اور جو شخص ارادہ کرے اوس سے

بہتر سے آخرت کی عطا کرے گا اوسنے اللہ تعالی اجر دنیا و آخرت کا۔
تیسرے یہ ہے کہ نہ دیکھے اوسکی طرف بہ نگاہ تند کہ حیا آجاوے او سے
چوتھے یہ ہے کہ ہنسے نہین مگر تبسم کرے از راہ تعجب کی اسواسطے کہ
ہنسنا اوسکا بغیر تعجب کے سخت کر دیتا ہے قلب کو اور خلاف ہوتا ہے
ادب کے پانچوین یہ کہ بہت سوال نکرے وقت وعظ کے تا خلل پذیر
نہووے نظم کلام مین اوسکے اور اسلیئے کہ مقام سوال مجلس درس ہے
اور یہ مقام سوال کا نہین ہے چھٹی یہ کہ تعرض نکرے لغزش زبان
واعظ پر اور قلت فصاحت پر اوسکے بیان مین اسواسطے کہ اعتبار
معانی کا ہے نہ الفاظ کا اور سرزنش نکرے اوسکو اگر اضطراب ہوجاوے
اوسکے کلام مین اسواسطے کہ وہ مجلس عظیم ہے اور ایسے مجالس مین انسان
کو رعب ہو جاتا ہے ساتوین یہ کہ تعظیم و توقیر کرے واعظ کے اسواسطے
کہ اوسکے لیئے حق ہے تعلیم و ہدایت کا اور وعظ ایک شاخ ہے علم و ولایت
کے اور حکایت کی گئی ہے بعض لوگون سے تفضیل مین اوستاد کی والد
پر اسطرح پر کہ والد نازل کرتا ہے اپنے مولود کو ملکوت سے ملک
کے طرف اور عالم روحانی سے طرف عالم جسمانی کے اور بسبب وعظ
کے بلند ہوتا ہے عالم ربانی کی طرف بعد نزول کے اوس سے اور فرق
درمیانین دونون فعلون کے آسمان و زمین کا ہے اس بنا پر گرانا
سہل تر ہے بلند کرنے سے اور توابع مین سے تعظیم و توقیر کے خدمت
کرنا ہے واعظ کے ہاتھ سے اور پیر سے اور قلم سے اگرچہ واعظ کو

سزاوار ہے کہ منتفع ہووے ان امرون سے اون لوگون سے جیسا
کہ ذکر کیا گیا آٹھوین یہ کہ جسوقت واعظ احکام شرع کو بیان کرے
چاہیئے کہ اوسکو تہ دل سے سنے اور اوسپر عمل کرے اسلیئے کہ فائدہ وعظ
کے فہم کرنے کا یہ ہے کہ سامع مکائد دنیوی سے محفوظ رہے اور خدا اور رسول
کو پہچانے اور آتش جہنم سے امان پاوے پس گویا کہ واعظ کھلاتا ہے
سامعین کو طعام ایمانی اور پلاتا ہے شراب روحانی اور یہ فائدہ مترتب
نہوگا مگر اوسوقت کہ سامع اوسپر عمل کرے اور احکام خدا اور رسول کو بجا لاوے
اسلیئے کہ بعد پہچاننے احکام خدا اور رسول کے اگر اوسپر عمل کریگا تو مرتبہ
اوسکا نزدیک خدا کے بہت اعلی ہوگا اور اجر و ثواب اوسکا زیادہ
ہوتا جائیگا اور اگر اون احکام کو قبول نکریگا تو پھر آئینہ معذب و
گرفتار عقاب ہوگا پس لازم یہ ہے کہ سامع اعمال حسنہ کو اپنے اوپر
واجب جانے اور اوسپر عمل کرے اور خوشنودی خدا اور رسول کا
خواہان رہے کہ نتیجہ اوسکا منجر ہوتا ہے طرف اجر و ثواب کے
تنبیہ ہشتم تقلید اصطلاح مین عمل کرنا ہے قول مجتہد پر بغیر معلوم
ہونے دلیل خاص تفصیلی کی اور اجتہاد کے یہ معنی ہین کہ جو شخص
ملکہ و قوت رکھتا ہو سمجھنے کے احکام فروع دین کے قرآن و حدیث
و اجماع و دیگر دلائل معتبرہ شرعیہ سے اوس شخص کا کوشش کرنا بالقدر طاقت
بیچ حاصل کرنے اعتقاد مسئلہ شرعی کے اور فضیلت اس مرتبہ کی احادیث
فضیلت علم و فضائل علما سے ظاہر ہے اور بالخصوص فضیلت اجتہاد مین

ایک حدیث یہ ہے کتاب ذکری اور بہت سی کتابون مین منقول ہے
کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا انظروا الی من کان قد
روی حدیثنا ونظر فی حلالنا وحرامنا وعرف احکامنا
فارضوا بہ حکماً فانی قد جعلتہ علیکم حاکماً ترجمہ ظاہر الفاظ
کا اس حدیث شریف کے یہ ہے کہ نظر کرو طرف اوس شخص کے جو روایت
کرے ہمارے حدیث کو اور نظر کرے بیچ حلال و حرام ہمارے کے اور
پہچانے احکام کو ہمارے پس راضی ہو تم ساتھ اوس شخص کے کہ وہ حاکم ہو
پس تحقیق کہ گردانا مینے اوسکو حاکم اوپر تمہارے والحمد للہ رب
العالمین وصلی اللہ علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین
نقل دستخط قدوۃ المجتہدین الکاملین و اسوۃ العلماء العاملین المولی العلامۃ
النحریر الفہامۃ سید الفقہا عمدۃ العلما مولانا و مقتدانا جناب المفتی السید
محمد عباس مدظلہ العالی الی کر الایام واللیالی — ھذہ الوسالۃ
قد تضمنت بعض المضامین القدیمۃ والجدیدۃ وسمعت ما
فیہا فی مجالس عدیدۃ وانا اضعف الناس السید محمد عباس
صین عن کل بؤس وبأس فقط

تاریخ ۱۴ ماہ ذی قعدہ یوم جمعہ سنہ ۱۲۹۳ ہجری دستخط

[illegible]

[illegible]



خط کی ۲۹ سطر کی ہوگی قریب ۳۲ جزو کا
[illegible]

جن صاحب کو مطلوب ہو وہ درخواست
اپنی مطبع میں ارسال فرماویں